بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۰ ذوالحج ۱۳۸۹ھ - ۱۷ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش - ۱۷ فروری ۱۹۷۰ء | نمبر ۴۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توحید تین قسم کی تخصیص کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی

اوّل ذات کے لحاظ سے، دوم صفات کے لحاظ سے، تیسرے محبّت اور صدق و صفا کے لحاظ سے

"یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بُت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی معزّ اور مذل خیال نہ کرنا۔ کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اُسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اُسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلّل اُسی سے خاص کرنا۔ اپنی اُمیدیں اُسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اُسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوّم صفات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا۔ اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اُسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید۔ یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا اور اُسی میں کھوئے جانا۔" (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۳-۲۴)

"آجکل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں۔ عیسائیوں نے بھی بہت کچھ زور مارا اور لکھا ہے لیکن جو کچھ کہا اور لکھا وہ اسلام کے خدا کی بابت ہی لکھا ہے نہ کہ ایک مُردہ مصلوب اور عاجز خدا کی بابت۔ ہم دعوےٰ سے کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود پر قلم اُٹھائے گا اس کو آخر کار اُسی خدا کی طرف آنا پڑے گا جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ صحیفۂ فطرت کے ایک ایک پتّے میں اس کا پتہ ملتا ہے اور بالطبع انسان اُسی خدا کا نقش اپنے اندر رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۷۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۶ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دل کی تکلیف اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۶ تبلیغ۔ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال (آمد) ۱۸ ماہِ تبلیغ (فروری) کو بعض جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ جماعتوں کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ۲۷ تبلیغ کو ربوہ واپس آئیں گے۔

مکرم قریشی مقبول احمد صاحب مبلغ امریکہ ۱۴ فروری ۱۹۷۰ء کو تین بجے بعد دوپہر بذریعہ ریل کار ربوہ پہنچے۔ ریلوے اسٹیشن پر احباب نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ آپ قریباً اڑھائی سال بعد مرکز میں واپس تشریف لائے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکزِ سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکالتِ تبشیر)

مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی سنگاپور میں فریضہ تبلیغ سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ انشاء اللہ ۱۶ فروری کو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچیں گے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ بخیریت ربوہ میں واپس تشریف لائیں۔

(وکالتِ تبشیر)

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی نماز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں عید الاضحیٰ کی نماز ۸½ بجے صبح مسجد مبارک میں ادا کی جائے گی احباب بروقت تشریف لا کر نماز میں شریک ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

امراء کرام و صدر صاحبان ۲۱ فروری سے قبل رپورٹیں بھجوائیں

مورخہ ۲۱ فروری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کے بارے میں جماعتوں کی رپورٹیں پیش ہو رہی ہیں۔ جن امراء و صدر صاحبان نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ ۲۱ فروری سے قبل اپنی اپنی جماعتوں کی رپورٹیں بھجوا دیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں نہ آئیں گی ان کے نام افسوس کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں ذکر کئے جائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

الٰہی احکام کی پابندی

اسلام کی انفرادیت اور خصوصیت یہ ہے کہ اس کے نہ صرف تمام بنیادی اصول اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں بلکہ انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں قرآنِ کریم نے تفصیلی ہدایات بھی فرمائی ہیں اور ان احکام پر عمل کرنے کے بغیر انسان اسلامی زندگی نہیں گزار سکتا۔ چنانچہ اسلام کا اقتصادی نظام بھی اللہ تعالیٰ کے احکام پر مبنی ہے اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات میں تشریح فرمائی ہے۔ اسلامی اقتصادی نظام دنیا میں بہترین معاشرہ قائم کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے جب تک انسان اس نظام کو قبول نہیں کرتا اس وقت تک دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

اس زمانہ میں انسان نے سارا زور اقتصادیات پر لگا دیا ہے اور تمام ممالک اپنے ملک کی اقتصادی حالت بہتر بنانے پر زیادہ سے زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ کیونکہ ملک کی حالت بہتر ہو تو افراد کی بھی بہتر ہوتی ہے۔ لیکن آج تک انسان کا کوئی اقتصادی نظام ایسا ثابت نہیں ہو سکا جس میں ان باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہو جو انسانی معاشرہ میں قیامِ امن کے لئے ضروری ہیں۔ صرف ایسا نظام اسلام ہی نے پیش کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے بنانے والی وہ ذات ہے جس نے انسانی فطرت کو وضع کیا ہے اس لئے اسنے جو نظام ہم کو دیا ہے اس میں ہماری فطرت کے تقاضوں اور ان کی بہبودی کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام پر کاربند ہونے کی عادت ڈالیں تاکہ ہم ان احکام پر عامل ہو کر معاشرہ کا ایک کارآمد اور مفید رُکن بن کر دنیا میں قیامِ امن کا باعث ہوں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"صحیح اور حقیقی عبادت کا چوتھا تقاضا یہ ہے کہ عادت اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کیونکہ "الدّین" کے معنے "العادۃ" کے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر اس کی نشوونما کے لئے ایک قوت یہ بھی رکھی ہے کہ وہ اپنے اندر جسمانی اور روحانی مدارج کے حصول کے لئے عادتِ صحیحہ پیدا کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو یہ قوت عطا ہونا واقعی اس پر بڑا رحم ہے۔

روحانی لحاظ سے مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو مخلصین کی جماعت ملی تھی جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونے سے قبل انہیں خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے ایک آنہ خرچ کرنے کی بھی عادت نہیں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو مالی قربانی دینے کی عادت ڈالنی شروع کی۔ ابتداء میں بعض لوگوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک چونی دی اور آپ نے ان کا نام اپنی کتاب میں لکھ دیا۔ چنانچہ اب قیامت تک ان کی وہ قربانی یاد رکھی جائے گی شاید نئی نسل یہ پڑھ کر حیران ہو کہ اس سے زیادہ تو اطفال اپنے جیب خرچ سے بچا کر دے دیتے ہیں اس لئے کیوں اس وقت کی قربانی کو اتنی اہمیت دی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام والسلام نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کر کے ان لوگوں کو ایک ابدی زندگی عطا کی جس کے نتیجہ میں قیامت تک ان کی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی اور ان پر درود بھیجتی رہیں گی۔ دراصل یہ اہمیت اس لئے دی گئی کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دھیلا خرچ کرنے کی بھی عادت نہیں تھی ان کے لئے تو چونّی بھی بڑی چیز تھی اور پھر یہی لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زندگی دی اور جن کے لئے ان کی صحیح تربیت کے نتیجہ میں صحیح عادتیں پیدا ہو جانے کی وجہ سے رفعتوں کا حصول بڑا آسان ہو گیا تھا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں پر قربانیاں دیں مگر خدا تعالیٰ اور اس کے بندے پر احسان نہیں جتایا بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم فضل سمجھا۔

غرض انسان کی صحیح نشوونما کے لئے عادت ایک بڑی ضروری چیز ہے۔ پہلوان جب ڈنڈ پیلتے ہیں تو وہ اپنے شاگردوں کو کہتے ہیں کہ پہلے پانچ ڈنڈ نکالو اور پھر دس بیس دفعہ۔ غرض جوں جوں جسم کو ان کی عادت پڑتی جاتی ہے توں توں ڈنڈ پیلنے کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے اس سے ہمیں یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ کسی موقع پر بھی یہ نہ سمجھ لینا کہ اس وقت تمہاری قوتوں کی جو حالت ہے وہ اس کا کمال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے :-

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

(البیّنۃ ۹۸ : ۶)

کہ تم میں ہر عادت جو پیدا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے ماتحت ہو فرمانِ الٰہی کے ماتحت ہو۔ انسان کو بحیثیت انسان مختلف قسم کی جو قوتیں اور قابلیتیں عطا کی گئی ہیں اس کی عادات ان کی نشوونما میں ممد ہوں۔ انہیں ہلاکت کی طرف لے جانے والی نہ ہوں۔ انسان کو نیکی اور بدی کی اجازت و اختیار کے نتیجہ میں اس کے اندر اچھی اور بُری ہر دو قسم کی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بُری عادات سے بچنا اور نیک عادات پیدا کرنا حقیقی اور سچی عبادت کے لئے ضروری ہے۔"

(اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ صفحہ ۸۳، ۸۴)

"بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور ہمیں قابلیتیں اور طاقتیں عطا کیں اور ہمیں حکم دیا کہ تم اپنی قابلیت کی زیادہ سے زیادہ نشوونما کرو اور ساتھ یہ تسلی بھی دی کہ میں نے تمہاری طاقتوں اور قابلیتوں کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے سامان بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی دین یا عطا کو ضائع کر دیتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے کسی کے عضلوں کو بڑا مضبوط بنایا ہے مگر وہ اپنی اس طاقت کو عیاشی اور مختلف نشوں کی وجہ سے ضائع کر دیتا ہے تو وہ اپنے کمال کو پہنچ نہیں سکتا۔ مختلف قسم کے نشے انسان کی جسمانی اور ذہنی طاقتوں کو مضمحل اور اس کی اخلاقی اور روحانی طاقتوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ پھر ایسا انسان ان رفعتوں تک پہنچ نہیں سکتا جن رفعتوں تک پہنچنا اللہ تعالیٰ اس سے چاہتا تھا، اور جن رفعتوں تک پہنچنے کو اللہ تعالیٰ پیار کی نگاہ سے دیکھتا اور اپنی محبت سے نوازتا۔ مگر جس شخص نے اپنے رب کی معرفت کو حاصل کیا، جس نے اپنے نفس کو پہچانا، جو علیٰ وجہ البصیرت اس حقیقت پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نہایت ہی اعلیٰ اور ارفع درجہ کے قرب کے حصول کے لئے پیدا کیا ہے مگر پھر وہ اپنی غفلت، کوتاہی اور نکمّے پن کی وجہ سے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکا۔ اس سے بڑھ کر اور دوزخ کیا ہو گی جس میں وہ اس احساس کی وجہ سے جلتا رہتا ہے کہ میں نے تو اپنے رب کی محبت اور پیار کو حاصل کرنا تھا، مگر میں اپنے گناہوں کی وجہ سے اُسے حاصل نہیں کر سکتا۔

بہرحال دنیا کے مختلف ملکوں، مختلف خطّوں اور مختلف خاندانوں میں گندی عادتیں اس قدر وسعت سے پیدا ہو چکی ہیں کہ اگر میں

(باقی صفحہ ۳ پر)

فجی میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کی مساعی

از ماہ اخا تا ماہ فتح ۱۳۴۸ ہش

از مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب مبلغ انچارج فجی مشن

سہ ماہی ہذا رمضان المبارک کی برکات سے متمتع رہی جو اپنے ساتھ دعا ہائے نیم شبی اور باجماعت تراویح کی توفیق کے ساتھ عید الفطر کی خوشیاں لایا الحمدللہ علیٰ ذالک۔ کارگزاری کی تفصیل اختصار کے ساتھ درج ذیل ہے۔

مسجد اقصیٰ ناندی۔

دو منزلہ مسجد جس کی چھت کا رقبہ ۴۸×۵۲ فٹ ہوگا۔ اُس کے نقشہ کی منظوری اور نشاندہی گزشتہ سہ ماہی میں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے تھے۔ یہاں پر چھٹی اتوار کو ہوتی ہے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ مورخہ ۵/۱۰/۶۹ بروز اتوار احباب اکٹھے ہوں اور مسجد کی بنیاد رکھی جائے۔ ماسٹر محمد حسین صاحب کی سرکردگی میں لٹوکا سے احباب آئے۔ نیز بارد سے بھی آئے۔ اور ناندی کے احباب بھی جمع ہوئے۔ جن میں محمد جان خان صاحب محبوب یوسف خان صاحب بمعہ پسران اور برادران و عزیزان نیز حاجی محمد رمضان خان صاحب کے خاندان کے افراد بھی مسجد کے مقام پر اکٹھے ہوئے۔ چنانچہ صبح ۹ بجے بنیادوں کے کھودنے کا کام شروع ہوا۔ جو چار بجے ختم ہوا۔ اور تمام موجود احباب کے ساتھ دعا کے بعد خاکسار نے دعائیہ کلمات دہراتے ہوئے مسجد کی بنیاد رکھی۔ اور پھر پٹرول سے چلنے والے مکسر ([illegible]) نے سیمنٹ، ریت اور بجری، پانی میں ملانا شروع کی اور زور شور سے بنیادیں بھرنا شروع کیں۔ رات کے بارہ بجے تک کام ہوا اور کافی حد تک بنیادیں بھر دی گئیں۔ اس کے بعد چھٹیوں میں اور دیگر ایام میں عصر کے بعد کام جاری رہا۔ اور فرش تقریباً پڑ چکا ہے۔ ۲۴ سیمنٹ کے ستون کھڑے کئے جا چکے ہیں۔ دیواریں مکمل ہو رہی ہیں تاکہ جلد از جلد پہلی چھت ڈال دی جائے الحمدللہ علیٰ ذالک۔ خاکسار بھی مہینہ میں دو دورے کر کے نگرانی کرتا رہا۔ احباب بڑے جوش سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمادے آمین۔ احباب بھی ان کے لئے دعا فرمادیں۔

رمضان المبارک

یہاں پہلا روزہ بروز منگل مورخہ ۱۱/۱۱/۶۹ کو تھا۔ اُس سے پہلی رات ریڈیو والوں نے از خود دریافت کر کے انگریزی ہندوستانی اور کاویتی زبانوں کی خبروں میں اعلان کیا۔ کہ مسلم لیگ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ اوورسیز مشن کل سے رمضان شریف کے روزے شروع کر رہے ہیں۔ کسی دیگر مسلم ادارے کا ذکر نہ تھا۔ حالانکہ بعض دوسرے اسلامی ادارے بھی ہیں۔ لیکن ریڈیو نے دو کا ہی اعلان کیا۔ اور وہ بھی خود دریافت کرنے کے بعد

جملہ فجی ہمارے جماعت نے باجماعت تراویح بعد نماز عشاء کا انتظام کیا۔ اور سوا، بارو، ناندی، لٹوکا اور با سہ میں اُس پر باقاعدہ عمل رہا۔ با سہ میں مولوی محمد اول ٹوپی صاحب۔ لٹوکا میں ماسٹر محمد حسین صاحب۔ ناندی میں محمد جان خان صاحب اور سوا میں خاکسار نے تراویح پڑھائیں مراکز پر افطاری کا انتظام بھی رہا۔ مثلاً مکرمی حاجی عبداللطیف صاحب کی طرف سے ساما بولا (سوا) مرکز پر روزانہ انتظام رہا۔ علاوہ ازیں بہت سے احباب نے اپنے اپنے ہاں افطاری اور طعام کا انتظام کیا۔ ان میں سب سے وسیع افطاری اور طعام کا انتظام ایک روز بارو میں مکرمی محمد ایوب خان صاحب نے کیا۔ جس میں زائد از یک صد حاضری تھی۔ جس میں غیر احمدی اور غیر مبائعین بھی شامل ہوئے۔ افطاری اور نماز مغرب کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تک خاکسار نے تفسیر صغیر سے درس دیا۔ جس میں تبلیغی اور تربیتی امور تھے۔ نیز بعض عام اعتراضات جو یہاں کئے جاتے ہیں ان کے جوابات دیئے۔ درس کے بعد کھانا اور پھر نماز عشاء اور تراویح ہوئیں۔

عید الفطر

عید الفطر کی تقریب فجی میں ۱۰/۱۲/۶۹ کو منائی گئی۔ عید سے ایک روز قبل ریڈیو فجی کے ذریعہ مقامی خبروں کے وقت میں اس کا اعلان کیا گیا۔ اور نماز کے وقت کا بھی اعلان تھا۔ چنانچہ ساما بولا (سوا) مرکز۔ ناندی مسجد محمود بارو۔ اور پرائمری سکول لٹوکا میں صبح دس بجے کا وقت مقرر تھا۔ اور جزیرہ وینوا لیو میں بلودہ کے مقام پر مسجد مبارک میں جو لباسہ سے ۴۰ میل دور ہے گیارہ بجے کا وقت تھا۔ چنانچہ اس پر عمل درآمد ہوا۔ گزشتہ سال کی نسبت امسال فطرانہ اور عید فنڈ بھی زیادہ اکٹھا ہوا۔ اور باوجودیکہ یہ دن سرکاری چھٹی کا نہ تھا احباب بمعہ اہل و عیال کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

دورہ۔

سہ ماہی ہذا میں ڈھائی ہزار میل سے زائد سفر کیا گیا۔ اور ہر دو جزائر یعنی ویٹی لیوو اور وینوا لیو کی اکثر ان بستیوں میں جہاں افراد جماعت آباد ہیں جا کر احباب سے ملا۔ درس دیئے۔ تربیتی اجلاس منعقد کئے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ اور مشورے دیئے وینوا لیو دے شہر لباسہ میں مرکز کے لئے زمین کا جائزہ لیا۔ اور متعلقہ افسر سے ملا۔ بہت سے نئے احمدی بھائیوں سے ان کے گھروں پر جا کر ملا۔ اور احمدیت کی صداقت کے دلائل ذہن نشین کرائے۔ بعض احباب نے باوجود پوری واقفیت کے نہ ہونے کے غیر احمدی لوگوں سے گفتگو کے دوران جو دلائل دیئے وہ سن کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مدد فرما کر نئے دلائل دل میں القا کرتا ہے۔

احمدیہ پرائمری سکول تاواکوبو۔

سکول میں ایک مزید پختہ کمرے کا اضافہ کیا گیا جس کی تعمیر کے جملہ اخراجات مکرمی حاجی محمد رمضان خان صاحب ناندی نے ادا فرمائے۔ یہ کافی معمر ہیں اور بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت اور عمر و دولت میں برکت کے لئے درخواست دعا ہے۔ محکمہ تعلیم نے مزید دو اساتذہ کا تبادلہ سکول میں کیا ہے۔ جن میں ایک احمدی نوجوان ہیں اور ایک ہندو ہیں۔ مکرم محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ علاوہ ان کے ایک ہندو مدراسی ٹیچرس بچوں کو پڑھاتی ہے۔ جس کی تنخواہ جماعت ادا کرتی ہے۔ باقی تینوں اساتذہ سرکاری ملازم ہیں۔ جن کی تنخواہ کا ایک حصہ جماعت کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ نیز محکمہ نے پانچویں اور چھٹی جماعت کے اجرا کی منظوری بھی دی ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ محکمہ تعلیم اس سکول کی زمین پر احمدیہ کالج (سکنڈری سکول) کے اجرا کی اجازت دے دے۔ نزدیک ہی تعلیم الاسلام کنڈر گارٹن سکول جاری ہے۔ جس میں محترمہ خاتون النساء حسین صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب پڑھاتی ہیں۔ اور اس کے اخراجات بھی جماعت ادا کرتی ہے۔ بہرحال دونوں سکول بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اور ہر قوم و مذہب کے لڑکے اور لڑکیاں ان میں زیر تعلیم ہیں۔

ریڈیو۔

چونکہ ہماری جماعت کے قیام کو یہاں صرف چند سال ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے ہندوستانی پروگرام کے مذہبی حصے پہلے ہی بھرے ہوئے ہیں۔ صرف ایک موقعہ تحریک جدید احمدیہ اوورسیز کے لئے دیا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں ریڈیو والوں کو خبر تھی۔ اور اتنے تھوڑے عرصہ میں جو ترقی جماعت نے کی ہے۔ اس کی قدرے تفصیل بھی۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ انہوں نے ہماری جماعت کو تسلیم کر لیا۔ لیکن لکھا کہ جب وقت خالی ہو گا دیا جائے گا۔ چنانچہ انچارج صاحب کو لکھا۔ تو انہوں نے ایک پروگرام کے وقت کا جنوری ۱۹۷۰ء میں دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ مسودہ لکھ کر برائے منظوری ان کو بھیجا۔

کرسمس۔

اس تہوار سے فائدہ اٹھایا گیا۔ اور ۲۵ کارڈ جن میں احمدیہ لٹریچر بھی شامل کیا گیا۔ یہاں کے متعدد اصحاب کو بھیجے۔ اس موقعہ پر انگلستان سے ایک Ph. D سفید فام کی طرف سے خط ملا جس میں عیسائیت کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کو تین صفحات کا ٹائپ کردہ جواب لکھا۔ اور عیسائیت سے اسلام کا موازنہ اور موخر الذکر کی برتری ثابت کی گئی۔

متفرق

یہاں ایک عیسائی سکول میں خاکسار کا

لیکچر اسلام پر ہوا تھا۔ اس سکول کی سالانہ تقریب پر خاکسار کو مدعو کیا گیا۔ وہاں اسناد حاصل کرنے والوں کو ایک ایک نسخہ "میں اسلام پر کیوں یقین رکھتا ہوں" بزبان انگریزی اسناد تقسیم کنندہ کے ذریعہ سے جلسہ میں بطور تحفہ دیا۔ صدر نے اپنی تقریر میں میری طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ "یسوع تو ٹھیک تھا۔ لیکن اس کے شاگردوں نے سب کچھ اوپر نیچے کر دیا"۔ ان سے پہلے ایک مرتبہ میری گفتگو ہو چکی تھی۔

سہ ماہی ہذا میں چار مقامی حبشی النسل تعلیم یافتہ عورتیں آئیں۔ ان کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ سفید فام اور کیوین پادری لوگ بھی آتے رہے۔ اور تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ ان میں سے ایک تو واضح طور پر قائل نظر آتا تھا۔ اللہ تعالےٰ ہدایت نصیب کرے آمین۔

ایک غیر مبایع کے گھر دو مرتبہ گیا اور حقیقۃ الوحی سے حوالے نکال کر دکھائے۔ ایک دن پتہ لگا کہ ہمارے ایک نئے احمدی سکول ماسٹر کے والد کسی کام کے سلسلہ میں ساما بولا آئے ہوئے ہیں۔ یہ صاحب سخت مخالف ہیں چنانچہ ان کی جائے رہائش پر گیا اور ان کو ناشتہ پر دعوت دی۔ بڑی مشکل سے دعوت قبول کی اور آئے۔ ہماری لائبریری۔ مسجد اور دیگر حصہ مرکز کو دیکھ کر متاثر ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ہدایت دے۔ آمین۔ ان کا ایک اور لڑکا جو طالب علم ہے دلچسپی لیتا ہے اور اسے لٹریچر بھیجتا رہتا ہوں۔ ایک مرتبہ ناندی سے ماروجاتے ہوئے ایک تعلیم یافتہ مسلمان نوجوان ملے۔ تعارف کے بعد کہنے لگے کہ بعض باتیں دریافت کرنا ہیں اجازت ہو تو پوچھوں۔ میں نے کہا ضرور۔ چنانچہ انہوں نے ایک لمبا سلسلہ اعتراضات کا شروع کیا۔ جس میں وفات مسیح۔ نبوت۔ پیشگوئی دربارہ محمدی بیگم۔ مولوی ثناء اللہ صاحب انگریزی میں الہام اور بہت سے عام اعتراض شامل تھے۔ ہر ایک کا جواب دیا۔ اور یہ سلسلہ ۲½ گھنٹے تک تمام سفر میں جاری رہا۔ اترتے وقت انہوں نے فارم جس پر شرائط بیعت بھی ہیں لیا۔ اس کے والد سخت مخالف ہیں۔ اسی طرح سفر و حضر میں جب موقعہ ملا پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی جاتی رہی۔

بیعت۔

سہ ماہی ہذا میں نو کس افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بذریعہ بیعت شامل ہوئے الحمدللہ۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔ احمدیت کے اس علاقہ میں جلد سے جلد پھیلنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبلیغی رپورٹ احمدیہ مسلم مشن (سبا) ملیشیا

از ماہ تبوک تا ماہ فتح ۱۳۴۸ ہش

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی

عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی جدوجہد کو حسب ذیل صورتوں میں جاری رکھنے کی کوشش کی گئی۔

تقسیم لٹریچر۔

الف۔ لٹریچر کے مطالبہ پر بذریعہ ڈاک حسب ذیل اسلامک لٹریچر بھجوایا گیا۔

اسلام۔ اسلام کیا ہے۔ اسلام آن دی مارچ۔ اسلامک ٹیچنگ آن دی کنڈیشن آف مین۔ دی ٹیچنگ آف اسلام۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ اسلامی اصول پر بحث گفتگو کی صورت میں۔ معصوم نبی۔ اسلام کی تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقریر یورپ۔ احمدیت مشرق بعید میں۔ اسلام اور کمیونزم۔ دو خطابات۔ نماز کی کتاب۔ ریویو آف ریلیجنز اور ایسٹ افریقن ٹائمز۔

ب۔ مذہبی امور میں دلچسپی لینے والے احباب کو دستی طور پر حسب ذیل لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

بائبل اور حضرت محمدؐ۔ کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی۔ مسیح ہندوستان میں۔ گناہ سے کیسے نجات حاصل ہو۔ اسلام کا اقتصادی نظام میں نے اسلام کیوں قبول کیا۔ دی ٹیچنگ آف اسلام۔ اسلام۔ بائی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وغیرہ وغیرہ

ملاقات۔

الف۔ زیر تبلیغ احباب کی قیامگاہوں یا دفاتر میں ملاقات کرکے اسلام کے پیغام کو پہنچانے کی مساعی جاری رہیں۔ اسلامی عقائد۔ عیسائیت کے عقائد۔ مذہب کی ضرورت۔ شادی بیاہ کے مسائل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں روزمرہ کی زندگی اور مذہبی احکامات وغیرہ وغیرہ موضوعات پر تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ (ب) مشن ہاؤس میں تشریف لانے والے احباب سے دینی مسائل پر گفتگو اور پیغام حق پہنچانے کی مساعی کو جاری رکھنے کی جدوجہد کی جاتی رہی۔ قابل ذکر احباب گورنمنٹ کے محکمہ جات میں اعلیٰ عہدوں پر فائز احباب تھے۔ مثلاً اسسٹنٹ سیکرٹری رجسٹرار آف سوسائٹیز۔ اسسٹنٹ سیکرٹری منسٹری آف کمیونیکیشن اینڈ ویلفیئر ڈائرکٹر اینڈ پروپرائٹرز آف فرمز وغیرہ وغیرہ

ان کے علاوہ ایس ڈی اے مشن کے سیکنڈری سکول کے طلباء اور طالبات۔ عیسائی نوجوان تعلیم یافتہ اصحاب پر مشتمل وفد۔ دو کانداد گورنمنٹ کے مختلف محکمہ جات میں کام کرنے والے کلرک۔ گھوم پھر کر تجارت کرنے والے تجار وغیرہ وغیرہ

تبلیغی دورہ۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سنڈاکن اور تواؤ ملک کے جنوب مغربی ساحلی شہر ولدگا کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔ اور مختلف خیالات کے احباب سے ملنے اور پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔

سالانہ کانفرنس

ماہ فتح کی ۱۲-۱۳-۱۴ فتح ۱۳۴۸ ہش بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار۔ احمدیہ مسلم پانچویں کانفرنس کے انعقاد کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہ کانفرنس دو مختلف پروگراموں پر مشتمل تھی۔ ایک روز مجلس شوریٰ کے لئے مخصوص تھا۔ اور دو یوم سالانہ جلسہ کے لئے جس میں مختلف دینی مسائل۔ عقائد پر مشتمل تقاریر تھیں۔ الحمدللہ ملک کے مختلف گوشوں سے سعید روحوں پر مشتمل وفود پہنچے۔ اور پروگرام کے مطابق کانفرنس میں پوری دلچسپی سے حصہ لیا۔ بڑی خیر و خوبی سے کانفرنس کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ

عید فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں

احباب کرام سے یہ امر مخفی نہیں کہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے۔ اور اس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقعہ پر دین اسلام کی ضرورتیں بھی نظر انداز نہ ہونے پائیں۔ پس احمدی احباب جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے کے اخلاص کا تقاضہ ہے کہ وہ عید فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

عید فنڈ کی شرح پہلے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ لیکن اب آمدنیوں میں خدا کے فضل سے اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کی شرح حتی الوسع اس سے بڑھ کر ہونی چاہیئے احباب اس نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

عید فنڈ مرکزی چندہ ہے تمام وصولی شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائیں گی۔ البتہ قربانی کی کھالوں کی آمد مقامی فنڈ میں جمع کی جا سکتی ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید)

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

ان کو گنوانا شروع کردوں تو شاید ان کی ضخیم کتابیں بن جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اصولی طور پر تمہاری ہر عادت میرے حکم اور فرمان کے ماتحت ہونی چاہیئے۔ تمہاری ہر عادت کو تمہاری قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما میں مد ہونا چاہیئے۔ کیونکہ میں نے ان کی کماحقہ نشوونما کے لئے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے مالی قربانی کی عادت ہوتی ہے۔ وقت کی قربانی کی عادت ہوتی ہے۔ بہت سے تہجد پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جنہوں نے ابتداء میں ہفتہ میں ایک بار پندرہ منٹ کے لئے اٹھنا شروع کیا۔ پھر ہفتہ میں دو بار پندرہ منٹ کے لئے اٹھنا شروع کیا۔ پھر پندرہ منٹ کے لئے اٹھنا شروع کیا۔ پھر پندرہ منٹ کے لئے سارا ہفتہ اٹھتے رہے۔ پھر پندرہ منٹ سے ہوتے ہوتے آدھ گھنٹہ پھر گھنٹہ، پھر ڈیڑھ گھنٹہ تک اٹھنے کی توفیق ملی۔ اور اس طرح عادت زیادہ سے زیادہ پختہ ہوتی گئی۔"

(اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان نشان

خطبہ الہامیہ

(۱)

آج سے تقریباً ستر سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔

"آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی اور نیز یہ الہام ہوا کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ (یعنی تمہاری اس تقریر میں خدائے کریم کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے)

۱۱ر اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو عید الاضحیٰ کی نماز حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور خطبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے اردو زبان میں دیا۔ بعد ازاں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اب الہام ربانی کے ماتحت عربی زبان میں خطبہ دونگا حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا:۔

"اب جو کچھ میں بولوں گا وہ چونکہ خاص خدائی عطا سے ہے اسلئے آپ لوگ اسے توجہ سے لکھتے جائیں تاکہ وہ محفوظ ہو جائے ورنہ بعد میں شاید میں خود بھی نہیں بتا سکوں گا کہ میں نے کیا کہا تھا۔"

(روایت حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ قادیانی)

اس کے بعد حضور ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور عربی زبان میں تقریر شروع فرمائی جس کا پہلا فقرہ یہ تھا:۔

"یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَکِّرُوْا فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا یَوْمِ الْاَضْحٰی فَاِنَّہٗ اُوْدِعَ اَسْرَارًا لِّاُولِی النُّھٰی"۔

یعنی اے خدا کے بندو! اپنے اس دن کے معاملہ میں غور کرو جو عید کی قربانیوں کا دن ہے کیونکہ خدا کی طرف سے اس دن میں عقلمندوں کے لئے بڑی بڑی حکمتیں ودیعت کی گئی ہیں۔"

اس وقت کے سامعین اصحاب احمد علیہ السلام کا یہ بیان ہے کہ جب حضور پر نور نے عربی زبان میں تقریر کا آغاز فرمایا اس وقت حضور کے مبارک چہرہ پر غیر معمولی نورانی شعاعیں پڑ رہی تھیں عجیب قسم کی ربودگی اور محویت کا عالم طاری تھا۔ کوئی غیبی طاقت یہ الفاظ نکلوا رہی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت کی کیفیت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"سبحان اللہ! اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا۔۔۔۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا تعالیٰ نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خطبہ ختم کرنے کے بعد فرمایا کہ کل عرفہ کے روز جو میں نے دعائیں کی تھیں ان کی قبولیت کے لئے یہ خطبہ بطور نشان کے ہے اس خطبہ کے بعد اس کا ترجمہ دوستوں کی خواہش پر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے سنایا مولوی صاحب ابھی اس کا ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ سجدہ شکر میں گر گئے اور آپ کے ساتھ ہی سامعین نے بھی سجدہ شکر کیا۔ سجدہ سے سر اٹھاتے ہی حضور نے فرمایا کہ ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ "مبارک" یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔ یہ کرسی جس پر آپ نے یہ خطبہ الہامیہ دیا آج بھی قادیان میں محفوظ ہے اور عاجز راقم بھی حصول برکت کے لئے اس پر چند منٹ بیٹھا۔ والحمد للہ

(۲)

خطبہ الہامیہ کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کے الہام اور منشاء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خطبہ دیا جو عربی فصاحت و بلاغت کا گنجینہ ہے اور یہ خطبہ غیر معمولی اور ادبی خصوصیات کا حامل اس کی روانی اور طبعی ترنم وجد کی کیفیت طاری کر دیتے ہیں اور پڑھنے والوں کو مسحور کر لیتے ہیں اور علم بلاغت کی رو سے یہ خطبہ الہامیہ اسلوب علمی اسلوب ادبی اور اسلوب خطابی کو لئے ہوئے ہے۔ جو خاص امتیازی تاثیر اور پُر شوکت انداز بیان پر مشتمل ہے اور اس میں قربانی کا عظیم فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور حضور علیہ السلام کی عربی دانی کے اعجاز کی یہ نمایاں مثال ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک ہی رات میں معجزانہ طور پر چالیس ہزار عربی لغات سے نوازا۔ اور حضور نے بیس سے زائد عربی کتب تحریر فرمائیں اور عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا نظریہ پیش کیا۔ اور چیلنج کرتے ہوئے فرمایا

فَھَلْ مُعَارِضٌ فِیْ جُمُوْعِ الْمُخَالِفِیْنَ۔

(انجام آتھم)

کیا میرے سارے مخالفوں میں سے کوئی ہے جو میرے مقابلہ پر اس میدان میں کھڑا ہو سکے

چنانچہ اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے کوئی آگے نہیں آیا بلکہ علامہ نیاز فتح پوری نے آپ کی عربی دانی کے متعلق تحریر کیا

"مرزا صاحب کے عربی کلام نظم و نثر کی فصاحت بلاغت کا اعتراف خود عرب کے علماء اور فضلا نے کیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے کسی مدرسے میں عربی ادبیات کی تعلیم حاصل نہیں کی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ کارنامہ بڑا از بدولت نبوت ان کے فطری اور وہبی کمالات کا ہے"

(نگار لکھنؤ ستمبر ۱۹۶۱ء)

الغرض یہ ایک عظیم الشان نشان ہے جس سے آپ کی صداقت عیاں ہے۔ اور یہ نصرت ربانی کی واضح مثال ہے وفی ذالک عبرۃ وتذکرۃ لمن لہ عینان۔

شیخ نور احمد منیر

سابق مبلغ بلاد عربیہ

وقفِ جدید کا سنگِ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک دستِ مبارک سے ہی قائم فرمایا تھا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نظام سلسلہ کی تمام عمارتیں انہی بنیادوں پر قائم فرمادیں۔ جو کسی نہ کسی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے رکھی جا چکی تھیں۔ وقف جدید بھی کوئی استثناء نہیں چنانچہ مندرجہ ذیل اقتباس جو ملفوظات جلد ۲ کے صفحہ ۱۱۲ سے حاصل کیا گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ ادارہ وقف جدید مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ممنون ہے کہ انہوں نے ملفوظات کا یہ قیمتی اقتباس ہمیں ارسال کیا۔

(معتدار اصحاب مامور زمانہ کے اس نہایت بیش قیمت ارشاد کو غور سے ملاحظہ فرمادیں اور جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے اپنی زمین کے کچھ ٹکڑے معین کر کے۔ ان کی آمد وقف جدید کو اسلام اور قرآن مجید کی اشاعت کیلئے بھجوائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی زمینوں میں برکت ڈالے اور ان کی پیداوار کو کئی گنا بڑھائے یہی طریق ہے جسکی قرآن مجید میں بھی وضاحت کی گئی ہے

"۱۲ر جنوری ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ ــــ ظہر کے وقت ایک شخص نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے۔ ایک عرصے سے اس کی آبادی کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر کامیابی نہیں ہوتی اسلئے ارادہ ہے کہ اسے خدا کے نام پر وقف کر دوں۔ شاید اللہ تعالیٰ اس میں آبادی کر دے۔ اور دین کی راہ میں کام آوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا ــــ "آپ کی نیت کا ثواب تو اللہ تعالیٰ آپ کو دیگا

صاحب نصاب احباب اور خواتین ازراہ کرم زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر فوری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۰۲

میں حمید احمد ظفر ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم (جامعہ احمدیہ) عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ حمید احمد ظفر واقف زندگی طالبعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم جامیرٹی صدر دار النصر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الغفور سیکرٹری مال محلہ دار النصر ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۰۳

میں فضل بی بی زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری پاک ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ فضل بی بی زوجہ چو محمد ابراہیم کنری۔

گواہ شد:۔ فضل الدین طارق قاضی جماعت احمدیہ کنری

گواہ شد:۔ عطاء اللہ صدر مجلس موصیان کنری

مسل نمبر ۱۹۹۰۴

میں محمد عبد اللہ ولد مولوی محمد منیر صاحب قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی ساکن حال انجنیئر ریکارڈ ڈونگ رسالپور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد عبد اللہ

گواہ شد:۔ محمد حنیف رسالپور وصیت ۱۶۶۶۱

گواہ شد:۔ عبد الرحمان نیازی رسالپور وصیت ۱۵۳۹۶

مسل نمبر ۱۹۹۰۵

میں رسول بی بی بنت مولا بخش صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مشین سلائی پرانی مالیتی ۔۔۔۔۔ ۱۳۰

۲۔ نقد رقم ۔۔۔۔۔ ۲۳۵

۳۔ گندم مالیتی ۔۔۔۔۔ ۲۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{3}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ رسول بی بی بنت مولا بخش مرحوم کوٹ تارڑ۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ محمد اسلم ایاز ولد حاجی محمد رمضان انسپکٹر جائداد ربوہ۔

گواہ شد:۔ اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ کوٹ تارڑ گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۹۹۰۶

میں امۃ اللہ قمر بنت علی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے بطور جیب خرچ مبلغ -/۵ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ امۃ اللہ قمر بی۔ اے مکان ۲۹/۱۶ دار الرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ فتح محمد سیکرٹری امور عامہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

گواہ شد:۔ اقبال احمد نجم واقف جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۰۷

میں رحمت اللہ خان شاہد ولد خان میر عمال صاحب قوم افغان پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۸ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ رحمت اللہ خان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر

گواہ شد:۔ منیر احمد ولد محمد دین صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۹۰۸

میں اقبال سعید ولد چوہدری عبد العزیز صاحب قوم ساہی پیشہ ٹیچر عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن محلہ دار البرکات ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ دس مرلہ کا مکان مالیتی ۔۔۔۔۔ ۷۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔۔ ۲۳۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ اقبال سعید بی اے بی ایڈ ربوہ

گواہ شد:۔ احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔
۱۔" ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے ۔ ہمارا زمانہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے "۔
۲۔" اس لئے ہر دم اور ہر گھڑی آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ اور جو قربانیاں آج سے پہلے کر چکے ہو۔ آج ان سے بڑھ کر نیکی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کل ان سے اور پرسوں ان سے بڑھ کر اور ہر دم بڑھتے ہی جاؤ "
۳۔" خدا نے اپنے کام تو کرنے ہیں اور ضرور کرے گا۔ مگر ہمارے لئے یہ ثواب حاصل کرنے کا موقعہ ہے اس لئے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے "۔
۴۔" اس وقت جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی ۔ اسکی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رکھی تھی مگر اس کی تکمیل کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے "
احباب جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے لئے اپنے عزیز اموال کی زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور اس کے انعامات کے وارث ہوں "۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ولادت

میرے بھائی مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بھٹہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۲/۱ کو لڑکا عطا فرمایا ہے ۔
نومولود مکرم جناب چوہدری عبدالحکیم صاحب آف کراچی کا پوتا اور مکرم جناب سید محمد میاں صاحب سلیم شاہجہان پوری حال نواب شاہ سندھ کا نواسہ ہے ۔
احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے رحمت و برکت کا موجب ہو۔ آمین

(ہمشیرہ عبداللطیف بھٹہ)

قائدین اضلاع سے ایک التماس

مجالس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹس کی وصول کا جائزہ جملہ قائدین اضلاع کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا ہے ۔ آپ سے التماس ہے کہ جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ میں دورہ جات اور خط و کتابت کے ذریعہ بیداری پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں ۔ نیز رپورٹس بروقت اور باقاعدہ بھجوانے کا خاطر خواہ انتظام فرمادیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان فرما دیا ہے ۔ وقف جدید کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ ماہ رواں کے اختتام سے قبل مجلس کے اطفال سے وعدہ جات وقف جدید حاصل کر کے دفتر وقف جدید میں بھجوادیں اور چندہ وقف جدید کی وصولی میں سیکرٹری صاحب مال مقامی جماعت سے پورا پورا تعاون فرمائیں ۔

(سیکرٹری وقف جدید ۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم بشارت الرحمٰن صاحب ریلوے اکاؤنٹس آفس لاہور

بواسیر کی عظیم دوا پائلز کیور کے متعلق

لکھتے ہیں :۔ " میں خونی بواسیر کا مریض تھا ۔ یونانی اور ایلوپیتھک علاج کرایا مگر ان سے بالکل افاقہ نہ ہوا ۔ آپ سے PILES CURE کا کورس لیا ۔ اور صرف تین کیپسول سے ہی آرام آگیا ۔ اب تقریباً ڈیڑھ سال ہونے کو آیا ہے مگر دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی "۔ ملتی جلتی دواؤں سے بچنے کے لئے بواسیر کی اس عظیم دوا پائلز کیور کا نام یاد رکھیں ۔
مکمل کورس ۱۰/- روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰ ۔ پیش کردہ :۔ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کرشن بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور
۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ۔ ربوہ

دعائے مغفرت

میرے چچا جان مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب سابق لاہور ہاؤس قادیان) حال لائل پور ۷ فروری ۱۹۷۰ء کو اچانک بائیں جانب فالج کا حملہ ہونے سے بعمر ۶۲ سال وفات پا گئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔
چچا جان مرحوم بہت ہی زیادہ ملنسار ، ہمدرد ۔ اور سادہ طبیعت کے مالک تھے دوسروں کی تکلیف اور غم میں بار بار شریک ہوتے ۔ طبیعت میں سادگی اس قدر تھی کہ ہر چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کرنے میں کبھی عار نہ سمجھتے تھے ۔ یوں تو آپ بہت صحت مند تھے مگر چار سال پیشتر ان کا ایک خوبصورت اور جوان سال بیٹا کسی نے قتل کر دیا تھا اس صدمہ سے ان کی صحت بہت متاثر ہوئی ۔ ہر ممکن علاج کے باوجود آپ کو کوئی افاقہ نہ ہوا بالآخر اگلے روز بارہ بجے دوپہر مولائے حقیقی سے جا ملے ۔
اگلے روز جنازہ ربوہ لایا گیا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی ۔ بعدہٗ آپ ربوہ کے قبرستان عام میں مدفون ہوئے ۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چھ لڑکیاں اور تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں ۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(بشیر احمد شاہد ۔ شاہد کلاتھ ہاؤس ۔ ربوہ)

---

۲ ۔ مکرم چوہدری نتھے خان صاحب ونیس سابق سکنہ نماز کوٹ تحصیل و ضلع گورداسپور حال چک ۳۷/ آر بی ۔ پنڈت والا تحصیل و ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۷/۱ گیارہ بجے قبل دوپہر مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں ۔ والد محترم نے کافی تحقیق کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر ۱۹۱۶ء میں بیعت کی تھی ۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً ۷۵ برس تھی ۔
چونکہ والد صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اپنی وصیت کا حساب بے باق کر دیا تھا لہٰذا ان کا تابوت مورخہ ۲۸/۱ کو ربوہ لایا گیا ۔ بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی ۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی ۔ قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

(محمد ارشد ونیس چک ۳۷ آر بی پنڈت والا)

۳ ۔ میرے بھائی جان عبدالرشید بنگوی پسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن انچارج فضل عمر فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری گوجرانوالہ کی فوتیدگی کے موقع پر جماعت احمدیہ لاہور کے مخلص دوستوں بالخصوص خدام الاحمدیہ نے جس ہمدردی اور اخلاص کے ساتھ تعاون فرمایا ہے اس پر ہمارے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب مخلص دوستوں اور عزیزوں کو جزائے خیر دے ۔ آمین ۔
آخر میں خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ میرے بھائی جان مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔ آمین اللہم آمین

(غمزدہ بھائی عبداللطیف بنگوی ۱۱ ۔ کچہ سانہ روڈ نیشنل ٹاؤن متصل راج گڑھ لاہور)

معجون فلاسفہ کمر اور جسم میں درد گردہ کی پتھری ، دانتوں کی مضبوطی کے لئے کامیاب نسخہ قیمت فی تولہ ۵ روپیہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

قرآن مجید کے کتابِ مبین ہونے کا ایک درخشندہ ثبوت

یہ قرآن مجید ہی ہے جس نے گزشتہ انبیاء پر لگائے گئے الزامات کی تردید کر کے ان کی بریت کا اعلان کیا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :۔

"بائیبل میں حضرت ہارون علیہ السلام کے متعلق کہا گیا ہے کہ انہوں نے بنی اسرائیل کو بچھڑا بنا کر دیا اور انہیں شرک کی راہ پر چلایا چنانچہ بائیبل میں لکھا ہے :

"اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ سے اُترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو کر اُس سے کہنے لگے کہ اُٹھ ہمارے لئے دیوتا بنا دے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس مرد موسیٰ کو جو ہم کو ملک مصر سے نکال کر لایا کیا ہو گیا۔ ہارون نے اُن سے کہا۔ تمہاری بیویوں اور لڑکوں اور لڑکیوں کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں ہیں ان کو اتار کر میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ سب لوگ ان کے کانوں سے سونے کی بالیاں اُتار اُتار کر اُن کو ہارون کے پاس لے آئے اور اُس نے ان کو ان کے ہاتھوں سے لے کر ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا جس کی صورت چھینی سے ٹھیک کی۔ تب وہ کہنے لگے اے اسرائیل! یہی تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھ کو ملک مصر سے نکال کر لایا۔"

(خروج باب ۳۲۔ آیت ۱ تا ۴)

مگر قرآن نے آکر بتایا کہ یہ بالکل غلط بات ہے حضرت ہارونؑ نے اپنی قوم کو شرک سے بڑی سختی کے ساتھ روکا تھا اور کہا تھا کہ

يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ

(طٰہٰ آیت ۹۱)

یعنی اے میری قوم! اس بچھڑے کے ذریعہ تمہارا ایمان خراب کر دیا گیا ہے اور تمہارا رب تو رحمٰن ہے اور یہ ایک ذلیل اور بے جان بچھڑا ہے۔ پس تم میری فرمانبرداری کرو اور میرے پیچھے چلو سامری کے پیچھے نہ چلو جس نے تمہیں اس شرک کی طرف مائل کیا ہے غرض بائیبل نے خدا تعالیٰ کے ایک مقدس نبی ہارونؑ کو داغدار قرار دیا۔ مگر قرآن کریم جو مبین کے مقام پر ہے اس نے آکر بتایا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے خدا تعالیٰ کا فرستادہ ہارونؑ اپنی قوم کو ہمیشہ توحید کا ہی وعظ کرتا رہا۔ یہ قوم کی بدبختی تھی کہ وہ سامری کے پیچھے چل پڑی اور اس نے ایک بچھڑے کی پرستش شروع کر دی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی یہودیوں اور عیسائیوں نے بعض خطرناک قسم کے الزامات لگائے تھے جن کی قرآن کریم نے بڑے زور سے تردید کی اور بتایا کہ وہ تمام الزامات دشمنوں کا افتراء ہیں مثلاً یہود کہتے تھے کہ آپ کی پیدائش نعوذ باللہ بدکاری کے نتیجہ میں ہوئی تھی یعنی یوسف کے نطفہ سے بغیر شادی کے پیدا ہوئے (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد ۵ صفحہ ۱۰۲ زیر لفظ Jesus) اسی طرح بعض یہودی یہ الزام لگاتے تھے کہ آپ نعوذ باللہ ایک رومی سپاہی پینتھرا کے بیٹے تھے جن کا حضرت مریم صدیقہ سے ناجائز تعلق تھا (جیوش انسائیکلو پیڈیا جلد ۷ صفحہ ۱۷۰ کالم اوّل) مگر قرآن کریم نے حضرت مریمؑ کو اس الزام سے پاک ٹھہرایا اور یہ اعلان فرمایا کہ وَالَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (انبیاء آیت ۹۲) یعنی مریم صدیقہ نے جو حضرت مسیحؑ کی والدہ مطہرہ تھیں اپنے تمام سوراخوں کو گناہ سے محفوظ رکھا تھا۔ اور ان کو جو حمل ہوا وہ ناجائز نہیں تھا بلکہ ایک پاک روح تھی جو اُن کے اندر ہم نے داخل کی اور ہم نے اُس کو اور اس کے بیٹے عیسیٰؑ کو تمام دنیا کے لئے ایک نشان بنا دیا۔"

(تفسیر کبیر سورہ الشعراء صفحہ ۲۳۰۔ ۲۳۱)

ہفتہ قرآن مجید

یکم امان (مارچ) تا سات امان (مارچ) ۱۹۷۰ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کی تعمیل میں اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام جماعتیں مارچ کے پہلے ہفتہ کو بطور "ہفتہ قرآن مجید" منائیں تاکہ تعلیم قرآن پاک کی تحریک پوری طرح کامیاب ہو جائے۔

اس ہفتہ میں ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس کیا جائے جس میں ہر روز مندرجہ ذیل عناوین پر باری باری دس پندرہ منٹ کی ایک مناسب تقریر ہوا کرے۔

۱۔ قرآن پاک مکمل شریعت ہے

۲۔ قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں۔

۳۔ قرآن پاک کے شیریں ثمرات

۴۔ قرآن مجید میں پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے ہدایات

۵۔ اسلامی نظام اور اس کی اطاعت کے لئے قرآنی ارشادات

۶۔ قرآن مجید کے فضائل و امتیازات

۷۔ خلافت ثالثہ کی تحریک تعلیم قرآن پاک (حضور کے ارشادات سنائے جائیں)

امراء کرام اور صدر صاحبان ابھی سے اس ہفتہ کا اہتمام فرمائیں اور موزوں احباب کو تقریر کے لئے مقرر فرمائیں۔ جن مقامات پر مستورات علیحدہ جلسے کر سکیں وہاں پر لجنات اماء اللہ ان کا اہتمام فرمائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اعلان تعطیل

عید الاضحیٰ کے مبارک موقع پر ۱۷۔ ۱۸ ؍فروری کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۱۸ ؍اور ۱۹ ؍فروری کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

اطفال و ناصرات عیدی لیتے وقت

چندہ وقف جدید کو یاد رکھیں

ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ وقف جدید کی نہایت ہی اہم ذمہ داری اطفال و ناصرات اور چھوٹے بچوں کے نازک کندھوں پر بھی ڈالی ہے عید کے موقع پر بزرگوں سے عیدی ملنے کی وجہ سے بچوں کے پاس پیسے بھی ہوں گے۔ اس لئے اگر ہمارے بچے اپنی اس ننھی پونجی میں سے اشاعت اسلام اور خدمت دین کا حصہ "چندہ اطفال وقف جدید" کی صورت میں نکالیں تو ان کا یہ فعل ان کے لئے حقیقی عید یعنی رضائے الٰہی کے حصول کا باعث ہوگا اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو اس حقیقی عید کے حصول کی توفیق بخشے آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ سپرنٹنڈنگ انجنیئر جو انجنیئرنگ کی ایک ٹیم لے کر گزشتہ کئی ماہ سے غیر ملکی دورہ پر گئے ہوئے ہیں اب انشاء اللہ العزیز حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے بعد پاکستان واپس آئیں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حج قبول فرمائے اور انہیں اس کی عظیم الشان برکات سے متمتع فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز ان کے اہل و عیال کی صحت و عافیت کے لئے بھی جو پاکستان میں ہیں دعا کی درخواست ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۴۲